متعدد افراد کا ایک آدمی کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا وکیل بنانا

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3680

تاریخ اجراء: 24 رمضان المبارک 1446ھ / 25 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہماری جوائنٹ فیملی ہے، ہمارے گھر کے متعدد افراد، گھر کے ہی ایک فرد کو زکوٰۃ کی رقم دے کر وکیل بنادیتے ہیں کہ مستحق تک زکوٰۃ پہنچادو، تو کیا کئی افراد ایک آدمی کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا وکیل بناسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! کئی افراد کا ایک شخص کو زکوۃ کی رقم دے کر وکیل بنادینا کہ وہ مستحق افراد (مثلا فقیر شرعی) تک زکوۃ پہنچادے، یہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ! زکوۃ دینے والوں اور وکیل، دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ زکوۃ کا سال مکمل ہونے پر فوراً زکوۃ ادا کردیں کہ سال مکمل ہونے کے بعد بغیر وجہ شرعی تاخیر کرنا گناہ ہے، اور فقط زکوۃ ادا کرنے کے لیے بنائے گئے وکیل کے ہاتھ میں زکوۃ کی رقم جانے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، بلکہ جب فقیر شرعی یا اس کے نائب کا قبضہ ہوگا تب زکوۃ ادا کرنا کہلائے گا۔

درمختار میں ہے "ولو خلط زكاة موكليه ضمن وكان متبرعا إلا إذا وكله الفقراء۔" ترجمہ: وکیل نے اپنے مؤکلین کی زکوٰۃ مکس کردی تو وہ ضامن ہوگا اور متبرع قرار پائے گا مگر جبکہ فقراء نے اسے زکاۃ لینے کا وکیل بنایا ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "قال في التتارخانية: إلا إذا وجد الإذن۔۔۔(قوله إذا وكله الفقراء) لأنه كلما قبض شيئا ملكوه وصار خالطا مالهم بعضه ببعض ووقع زكاة عن الدافع" ترجمہ: تتارخانیہ میں فرمایا: مگر جبکہ دینے والوں کی طرف سے اجازت پائی جائے (تو اب ان کی زکوۃ مکس کرنے میں کوئی حرج نہیں) جب فقراء نے اسے وکیل بنایا ہو تو اب وہ متبرع نہیں ہوگا بلکہ دینے والوں کی زکوۃ ادا ہوجائے گی کیونکہ جب جب وہ کسی چیز پر قبضہ کرے گا تو فقراء اس کے مالک بن جائیں گے اور وہ فقراء کے مال کو آپس میں مکس کرنے والا بنے گا (نہ کہ

زکوۃ دینے والوں کے مال کو مکس کرنے والے بنے گا)اور یوں دینے والے کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔(درمختار مع رد المحتار، ج2، ص269، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے" ایک شخص چند زکاۃ دینے والوں کا وکیل ہے اور سب کی زکاۃ ملادی تو اُسے تاوان دینا پڑے گا اور جو کچھ فقیروں کو دے چکا ہے وہ تبرع ہے یعنی نہ مالکوں سے اسکا معاوضہ پائے گا نہ فقیروں سے، البتہ اگر فقیروں کو دینے سے پہلے مالکوں نے ملانے کی اجازت دے دی تو تاوان اس کے ذمہ نہیں۔"(بہار شریعت، ج1، حصه5، ص887، مکتبة المدینه)

ان جزئیات سے ثابت ہوا کہ کئی افراد ایک شخص کو اپنی زکاۃ کی ادائیگی کا وکیل کرسکتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جب تک فقیر یا اس کے نائب کو مال زکوۃ پر قبضہ نہ دیا جائے تو اس وقت تک زکوۃ ادا نہیں ہوتی، اگر فقیر یا اس کے نائب کو زکوۃ پر قبضہ دے دیا تو اب زکوۃ ادا ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net